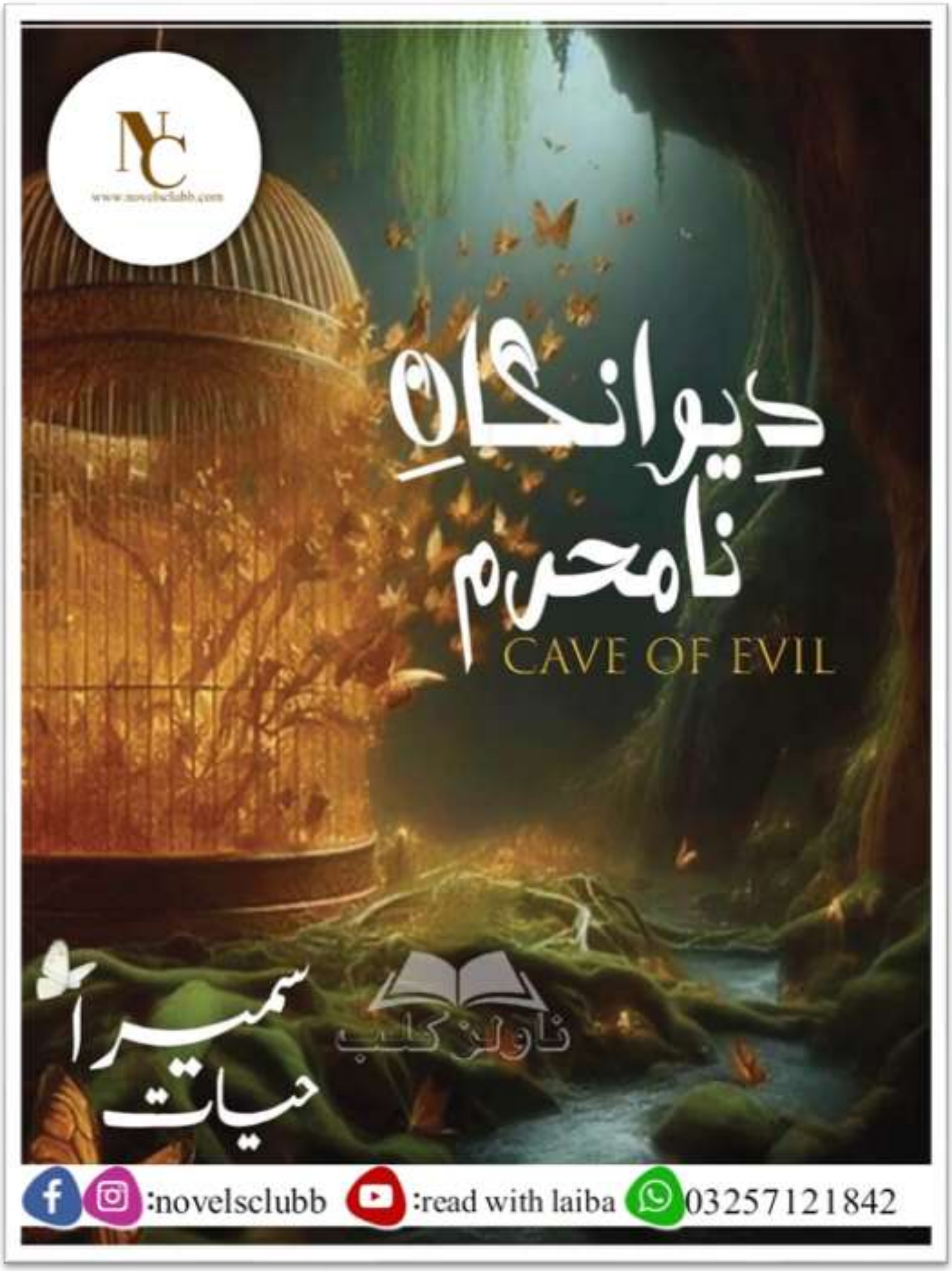
NC
www.novelsclubb.com
دیوانگاہِ
نامحرم
CAVE OF EVIL
سمیرا
حیات
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

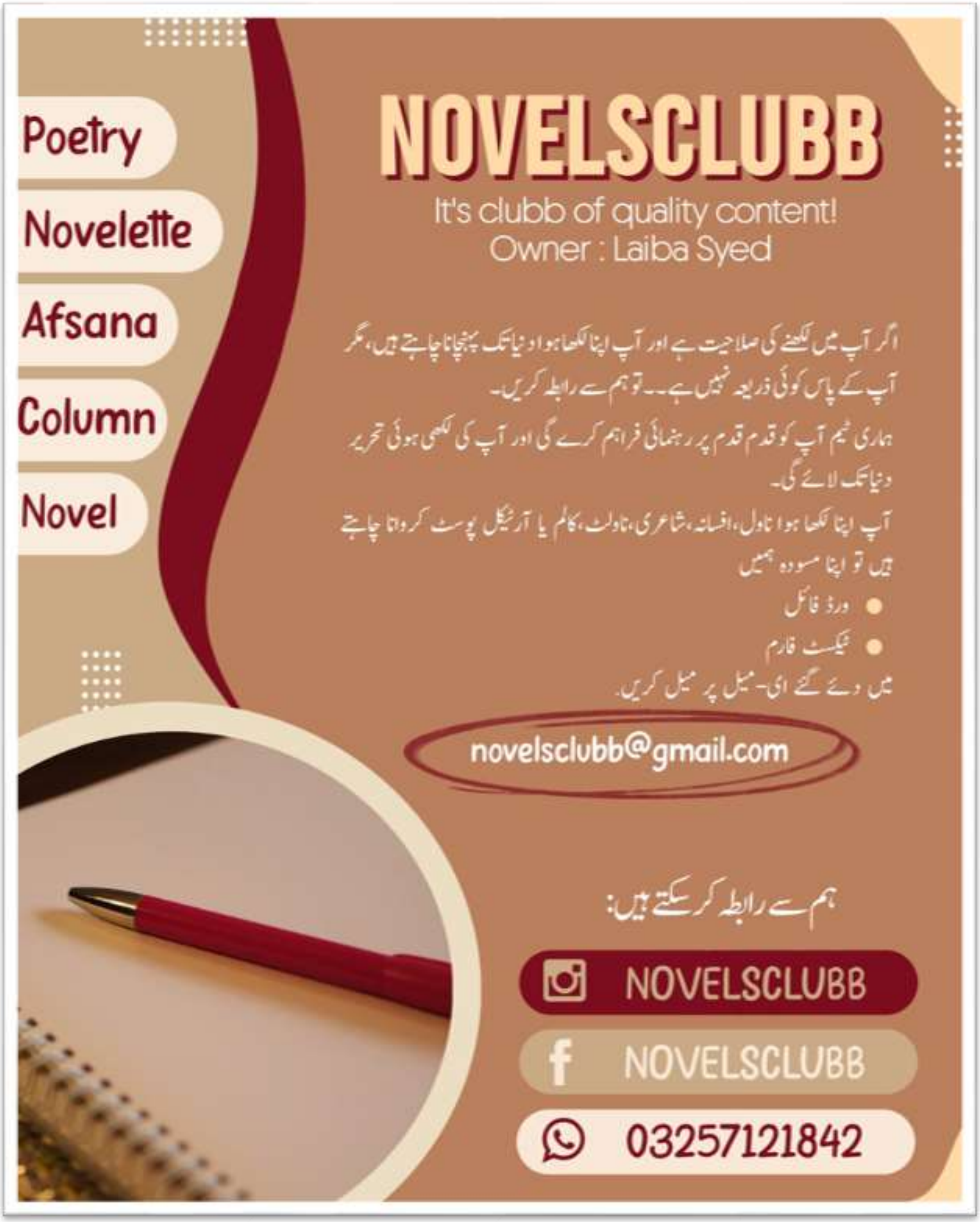
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

دیوانگانِ نامحرم

از قلم

سمیرا حیات

www.novelsclubb.com

دیوانگانِ نامحرم

سمیرا حیات

دوسری قسط

آواز دے کر زندگی ہر بار چھپ گئی

اور ہم ایسے سادہ دل کہ ہر بار آ گئے

آرزو کی شادی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھی مہمانوں کی آمد تھی کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی سب مرد حضرات کا گراؤنڈ فلور پر انتظام کیا گیا تھا اور خواتین رات کو تو دلہن کے

گھر بسیرا کرتی لیکن سورج نکلتے ہی خاطر تواضع کروانے ان کے گھر آ دھمکتیں مہندی کا دن تھا اور مشرقی مڈل کلاس طبقے کے عین مطابق گھر میں ہی شادی کی تقریبات کا انعقاد کیا گیا تھا اور حسبِ معمول ایسے گھروں میں نوکر نہ ہونے کے برابر تھے کیونکہ گھر میں عورتوں کی زیادتی کی وجہ سے کسی اور ہیلپر کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی مل بانٹ کر سارا کام کر لیا جاتا ہے لیکن زورین کی قسمت میں یہ سکھ نہیں تھا آرزو کے رشتے داروں نے اسے تگنی کا ناچ نچا ڈالا تھا

ہبہ قسم سے میں نے مر جانا ہے "اس نے صبح سے چائے کی آٹھویں ڈش مہمانوں کے سامنے رکھ کر آتے ہوئے دہائی دی اور کچن میں فرش پر چوکڑی مار کر بیٹھ گئی

"کچھ نہیں ہوتا میری جان بس تھوڑے سے اور کپ ہیں دے آؤ پھر تمہاری ٹانگوں کی گرم تیل سے مالش کر دوں گی" ہبہ نے پیار سے اسکی تھوڑی پکڑ کے ہنستے ہوئے اس کا مزاق اڑایا

میں نہیں جا رہی" وہ غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکتی کھڑی ہو گئی "

"بلاؤ ان ہڈ حراموں کو جو میک اپ کی کٹس خالی کر رہی ہیں مہندی رات کو ہے یا ابھی" ہبہ اس کے اس جارحانہ انداز پر مزید کھلکھلا کر ہنس دی

پاگل ہو زورین بالکل" وہ سر جھٹکتے واپس اپنے کاموں میں مصروف ہو گئی زورین نے چند ثانیے دانت پیسے اُسے دیکھا جس پر اسکی دہائی کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا اور پھر کچھ سوچ کر باہر آ گئی

چلو شاباش لڑکیو اٹھو کاموں پہ لگو" اس نے باہر آ کر تالی بجاتے سب کو متوجہ کیا "

ابھی بہت ٹائم ہے مہندی کے فنکشن میں جب ٹائم آئے گا میں خود کر دوں گی سب کا میک اپ فی الحال اٹھو گھر میں بہت سے کام ہیں کاموں پر لگو" زورین نے ڈھٹائی سے سب کے میک اپ باکس بند کرتے ہوئے کہا

ہو کیسی ہے یہ لڑکی مہمانوں سے کام کروائے گئی" آرزو کی خالہ نے حیرت سے منہ پر ہاتھ رکھا

ہو۔۔۔ کل سے تو میری بچی کی شادی ہے۔۔۔ میری بچی کی شادی ہے ! ! کی رٹ لگائے ہوئے تھیں آج بچی کی شادی میں ہاتھ نہیں بٹا سکتی" اس نے انہی کے لہجے میں جواب دیا جس پر انہوں نے تڑپ کر بتول بیگم کو دیکھا

بتول بیگم نے گڑبڑا کر زورین کو گھوری دی مگر وہ خاطر میں لائے بغیر دوبارہ سے لڑکیوں کی طرف گھومی

اٹھو لڑکیو میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو،،، یہ لو جھاڑو شروع ہو جاؤ اندر برتن بھی پڑے ہیں "اس " نے کمال ڈھٹائی سے جھاڑو پکڑاتے سب کو کام پر لگا یا

شاباش لگو کام پر "سب کو کام پر لگا کر خود صوفے پر مزے سے پاؤں پسار کر لیٹ گئ "

ہبہ کچن کے دروازے میں کھڑی آنکھیں میچے خفگی بھری نظروں سے اُسے گھور رہی تھی مگر وہ خاطر میں لائے بغیر سکون سے لیٹی رہی

ایسی زبان ہے تبھی تو لڑکی کو چھپا کر رکھتے ہیں ورنہ اتنا چھپ کر رہنے کا کیا فائدہ "ایک عورت " نے کڑھ کر کہا

آنٹی ہیرے کو جوہری چھپا کر رکھتا ہے،،، خیر آپکو کیا پتہ آپ نے تو سونا اب جا کر دیکھا ہے " " اس نے ہونٹ دانتوں تلے دبائے ہنسی روکتے اُنھیں دوبدو جواب دیا

ہاں اتنا چھپا کر رکھا کہ دیمک چاٹ گئی "اُن کی بات پر زورین تڑپ کر رہ گئی بتول بیگم نے " ندامت سے نگاہیں جھکا لیں

ہمیں لگا طالب کی چھوٹی بیٹی اتنا چھپ کر رہتی ہے اصول رسوخ والی شرم حیا والی ہو گی پر " یہاں تو آوے کا آوا ہی اُلٹا ہے "ایک اور اپنی بیٹی کو کام کرتے دیکھ تنک کر کہا

زورین سیدھی ہو کر غور سے جلتی کڑھتی آنٹیوں کو دیکھنے لگی

شادی والا گھر ہے آنٹی کیا کریں شرم حیا بھلانی پڑتی ہے، میں تو کہتی ہوں آپ بھی تھوڑا بہت " ہاتھ بٹا دیں اور کچھ نہیں تو وزن ہی کم ہو جائے گا آپ کا"، زورین نے مسکرا کر کہتے اُن کے تن بدن میں آگ لگا دی

بتول بی بی بیٹی سے بے عزتی کروانے نیچے لائی تھیں "زورین نے اُن کی چیختی آواز سے بائیں " آنکھ میچتے کان میں انگلی دبائی وہ غصے سے پاؤں پٹختی اوپر کی سیڑھیاں چڑھ گئیں اُنکی دیکھا دیکھی باقی کی خواتین بھی پیچھے ہو لیں

خس کم جہاں پاک "اس نے سوچ کر مسکراتے ہوئے اپنے کپڑے جھاڑ"

بے شرم لڑکی کوئی شرم حیا ہے کہ نہیں باپ کی عزت کا کوئی خیال ہے کہ نہیں "بتول بیگم " نے غصے سے اس کے کان مروڑے

آہ۔۔۔امی درد ہو رہا قسم سے چھوڑیں ایم سوری """اس نے کراہتے ہوئے دہائی دی "

امی قسم سے بہت درد ہو رہا ہے چھوڑیں "انہوں نے کان چھوڑ کر پریشانی سے اپنا سر پکڑ لیا "

زورین نے سرخ ہوتے کان کو سہلاتے ندامت سے اُن کے بازو سے لگ گئ

سوری ناں امی "اس نے لاڈ سے کہا "

دیکھا نہیں کیا کیا کہہ رہی تھیں مجھے "اس نے بچوں سا منہ بنایا"

بات تم نے شروع کی "انہوں نے ناراضگی سے اسکی بات کاٹی "

اتنے مہمان ہیں اتنے کام ہیں ہاتھ بٹا دیں گی اگر لڑکیاں تو کیا جائے گا ان کا،،، کہیں بھی جا کے " دیکھ لیں شادیوں پر سب مل کر کام کرتے ہیں "اس نے منہ بسورے جواز پیش کیا

ہاں تم تو جیسے بہت شادیوں پر گئی ہو تمہیں رواجوں کا پتہ ہے یہ نہیں پتہ مہمانوں کو ناراض نہیں کرتے "وہ خفگی سے اُسکا ہاتھ جھٹکتی اوپر اُنھیں منانے چلی گئیں

امی سنیں ناں "وہ پیچھے سے آواز دیتی رہ گئی "

اُن سے کوئی جواب نہ پا کر وہ دوبارہ صوفے پر پھیلتے ہوئے ارد گرد لڑکیوں کو دیکھنے لگی

ہاتھ میں جان نہیں ہے ٹھیک سے صاف کرو سارا کچرا تو پیچھے چھوڑ آئی ہو "زورین نے اسکی " ماں کی بھڑاس اس پہ نکالی

اتنی آفت ہو رہی ہے تو خود کر لو "اس کی تنقید سے کڑھتے اس نے جھاڑو فرش پر پٹخا مانو " زورین کو اس کے نیچے مسل دیا ہو

زورین آپی "اس سے پہلے کے وہ اُسے جواب دیتی ایک چھوٹا سا لڑکا ہاتھ میں خود سے بھی " بڑی پھولوں کی ٹوکری اٹھائے اُسے پکارتا آدھمکا

ہاں جی فرمائیں "اس نے آگے بڑھ کر ٹوکری پکڑتے حیرانی سے اُسے دیکھا "

www.novelsclubb.com

یہ انکل نے دیا ہے آپکو دینے انہوں نے کہا مہندی کا فنکشن آپکے گھر میں ہو گا اسی لیے سجاوٹ کریں" اس نے پھولی ہوئی سانسوں میں ساری بات بتائی

کیا؟؟" زورین نے صدمے سے پھولوں کو دیکھا اور پھر پانی لاتی ہبہ کو"

اچھا ہوا تمہارے ساتھ" اس نے دانت پیس کر اس کان میں کہتے بچے کو پانی پکڑایا"

پھولوں سے کیا کروں میں" اس نے جواز بنا کر ٹوکری رد کی "

پیچھے پردے بھی آ رہے ہیں" بچے نے پانی پیتے سانس لے کر کہا "

کیا؟؟" زورین نے صدمے سے آگے بڑھ کر سیڑھیوں کو دیکھا تو دو اور بچے ریشمی پردوں کی ٹوکریاں لیے اوپر آ رہے تھے "

بابا کیا سوچ کر آپ نے ایسا کیا؟؟" اس نے بے بس سا منہ بنا کر سوچتے ہوئے ہبہ کو دیکھا "

اچھی سزا ملی ہے تمہیں کرو اب اکیلی" ہبہ مزے سے کہتی کچن کی طرف بڑھ گئی "

اور وہ صدمے سے چوکڑی مار کر ٹوکری ہاتھ میں لیے فرش پر بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

" زورین آپی یہ انکل نے بجھوائے ہیں سجاوٹ کے لیے،، باقی دو بھی اوپر آگئے اور وہی الفاظ دہرانے لگے زورین نے سمجھنے کے انداز سے بے بسی سے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اُن سے بھی ٹوکریاں لے لیں

بیزاری بھری نظروں سے ٹوکریاں کو گھورتی زورین کو دیکھ ہبہ کی ہنسی نکل گئ

یہ کیا کررہی ہے "اس نے غور سے ٹوکری میں سے چھوٹے چھوٹے پھول چن کر الگ کرتی " زورین کو دیکھا

اس نے چھوٹے چھوٹے پھول چن کر اُنکی دنڈیوں کو ایک دوسرے پر لپیٹ کر خوبصورت سا کراؤن بنا کر سر پر رکھا اور پلٹ کر ہبہ کو ابرو اچکا اچکا کر داد طلب نظروں سے دیکھنے لگی

باز نہیں آتی ہے اپنی حرکتوں سے یہ لڑکی "اس نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا "

لڑکیو یہ کام رہنے دو میں کرلوں گی جاؤ زورین کی ڈیکوریشن کرنے میں مدد کرو" ہبہ نے " مڑتے ہوئے برتن دھوتی لڑکیوں سے کہا جبکہ وہ سب سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگی

ارے ڈر کیوں رہی ہو نہیں کھاتی وہ تُم لوگوں،، جاؤ کام کرواؤ جلدی سے عصر ہو رہی" ہبہ " نے زبردستی اُن کے ہاتھوں سے برتن اور سبزیاں چھینتے ہوئے اُنھیں باہر کو بھگایا

وہ سب جان ہتھیلی پر رکھے زورین کی طرف بڑھ گئیں

ویسے ماننا پڑے گا زورین نے دھات بٹھائی ہوئی ہے سب پر" لاریب (آرزو کے ماموں کی " بیٹی جس سے ہبہ کی خاصی دوستی تھی) نے داد دیتے ہبہ کو دیکھا

کہاں کی دھات یار،،، ایسی حرکتیں کرتی رہتی ہے کچھ نہ کچھ اُلٹا ہو جاتا ہے بیوقوف کے ساتھ " "ہبہ نے کام سمیٹتے پریشانی سے کہا

کیا سچ میں ؟؟"اس نے حیرانی سے ہبہ کو دیکھا"

،، ہاں سچ میں اسی لیے تو اسکی فکر لگی رہتی ہے ہر وقت"

ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں،،لاریب نے اس کے پاس آتے دھیمے سے پوچھا "

کچھ خاص تسلی نہیں دے رہے،،اس نے مایوسی سے منہ بنایا"

لیور سرجری کے بعد جو بائیوپسی رپورٹ آئی تھی اس میں ٹیومر کا خدشہ دیکھنے کے بعد سرجن "سجیسٹ کیے تھے(اونکالجسٹ کینسر کے ڈاکٹر کو (oncologist) نے ایک اونکالجسٹ کہتے ہیں)

لیکن انہوں نے تو صاف صاف کہا تھا کافی سیریس کینسر ہے اُسے۔۔۔۔ بابا نے ڈر کے مارے ڈاکٹر چینج کر دیا تھا اور رپورٹس بھی ری چیک کروائی ہیں اب جو نیو ڈاکٹر ہیں وہ ٹیسٹ پہ ٹیسٹ کروا رہے ہیں پر کچھ کھل کر بتا نہیں رہے ابھی تک،،اس نے پریشانی سے بتاتے لمبی سانس بھری

اللہ خیر فرمائے گا انشاءاللہ "لاریب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اُسے تسلی دی "

انشاءاللہ یارب "ہبہ نے پر اُمیدی سے کہتے کچن کی کھڑکی سے ہنستی ہوئی زورین کو دیکھا "

کس قدر ڈری ہوئی تھی آپریشن کے وقت اسے آج بھی یاد اسے پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے بابا اور امی چیک اپ کروانے لے گئے تھے اور چند گھنٹوں بعد اسے کال آئی تھی کہ زورین کو ایڈمٹ کر لیا ہے اسکے لیور کی دوسری صبح سرجری ہے۔۔۔۔ڈاکٹرز نے اس کے کوئلے کی مانند ہوتے لیور کو دیکھ کر کتنی تشویش کا اظہار کیا تھا وہ تو حیران تھے کہ یہ لڑکی اب تک زندہ کیسے ہے لیکن خدا کی مصلحت کے آگے کسی کی نہیں چلتی۔۔ ہبہ جب ہاسپٹل روم میں داخل ہوئی تو زورین کو دیکھ کر اسکا دل ڈوب اس نے رو رو کر اپنا برا حال بنالیا

ہبہ پلیز امی بابا کو سمجھاؤ ناں میری سرجری نہ کروائیں مجھے ڈر لگ رہا ہے" وہ اس کے گلے لگے " زور وشور رو رہی تھی ہبہ نے اپنے مجبور والدین کو دیکھا طالب حامدی اور بتول بیگم نم آنکھوں میں اپنی بے بسی پروئے ہوئے تھے

پاگل ہو بالکل زورین چھوٹا سا آپریشن ہے اس کے بعد لائف بالکل نارمل ہو جائے گی پہلے کی " طرح بالکل سچ میں" ہبہ نے دُکھتے گلے سے اسے تسلی دی آنسوؤں کا گولہ اس کے گلے میں آ پھنسا لیکن اسے رونا نہیں تھا اگر وہ کمزور پڑتی تو باقی سب کو تسلی کون دیتا

لیکن ہبہ نہیں جانتی تھی کہ آپریشن کبھی کبھی مسئلے کا حل نہیں ہوتے وہ تو ایک نئی آزمائش کی شروعات ہوتے ہیں انسانی جسم سے اعضاء کا خارج کر دیا جانا بالکل ویسا ہوتا ہے جیسے ایک پزل کا پیس جس کے بنا پزل بالکل ادھورا ہوتا ہے انسان لاکھ کوشش کر لے لیکن اس پزل کو اس کے بنا مکمل باور نہیں کرا پاتا۔۔۔۔

آپریشن کے بعد اسے ہوش نہ آنے کی بنا پر کئی گھنٹوں تک اسے آ۔۔سی۔۔یو میں رکھا گیا ڈاکٹرز کو تو لگنے لگا تھا کہ وہ کومہ میں چلی گئی ہے لیکن سب کی دعاؤں اور التجاؤں نے اسے واپس زندگی کی طرف موڑ ہی دیا تھا

اس کے بعد کا وقت زورین کے لیے بہت مشکل ثابت ہوا وہ درد سے روتی چیختی چلاتی رہتی اینٹی بائیوٹک اس کے درد میں کمی نہیں کر پا رہی تھیں اس نے زندگی میں پہلی بار ایسی تکلیف کا سامنا کیا تھا وہ ہینڈل نہیں کر پا رہی تھی

اسکی ایسی حالت دیکھ بتول بیگم کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا ڈاکٹرز نے انھیں بیڈ ریسٹ سجیسٹ کیا اسی لیے ہاسپٹل میں زورین کے ساتھ مسلسل سمان اور ہبہ کو ہی رہنا پڑا۔۔۔وہ دونوں

www.novelsclubb.com

زورین پر وقفے وقفے سے دم کرتے رہتے اور بتول بیگم کو بھی اسکی ریکوری کی جھوٹی تسلیاں دیتے رہتے ہاسپٹل میں گزرے وہ بیس دن ان تینوں کے لیے بے حد مشکل اور امتحان زدہ تھے لیکن بے شک

ہر مشکل کے بعد آسانی ہے ° "

****

لڑکھڑاتے ہوئے بھی اور سنبھلتے ہوئے بھی

اس کے در پر گئے خواب میں چلتے ہوئے بھی

عشق آثار تھی، ہر راہ گزر تیری تھی

ہم بھٹک نہ سکتے تھے راہ بدلتے ہوئے بھی

راحم بیڈ پر بیٹھا نسیم حجازی کا ناول شاہین پڑھ رہا تھا جب کہ بدر اور بشیر بھیس بدل کر ربیعہ اور اینجلہ کو بچانے جاتے ہیں

تبھی اسے خبری کی کال آئی جسے اس نے زورین کے گھر پر نظر رکھنے کے لیے ہائر کیا تھا

" ہاں خبری بولو کوئی کام تھا،، اس نے بے دھیانی میں صفحہ پلٹتے ہوئے پوچھا "

" سر جی میرا نام غفور ہے خبری کیوں بلاتے ہو"،، اس نے چڑتے ہوئے گلہ کیا "

اب اس کے نخرے اٹھانا باقی رہ گئے تھے راحم نے کوفت سے سوچتے ہوئے اُسے جھڑکا

" ،،، خبری Come to the point "

آپ نے جس گھر کا پتہ کرنے کا کہا تھا وہاں ابھی شادی ہو رہی ہے اور مجھے تو لگتا ہے اسی لڑکی "
کی ہی شادی ہو رہی ہے جسکا آپ نے بتایا تھا" اس نے بڑے اطمینان سے کہتے ہوئے اسکے سر پر
بم گرا دیا

میں نے پتہ کروایا ہے گھر میں صرف دو لڑکیوں کی ہی شادی ہونا بچی ہے... کیا پتہ بھابھی ہی "
ہوں""" وہ اپنی ہی ہانکے جا رہا تھا

بکواس بند کرو؟؟؟ دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا؟؟" راحم غصے سے بولتا کھڑا ہو گیا گود میں پڑا"
ناول فرش پر جا گرا

" سر جی میں سچ کہہ رہا ہوں نہیں یقین آتا تو آ کر خود دیکھ لیں "

کال کاٹو" اس نے غصے سے فون بیڈ پر پھینک دیا" اور بال نوچتے ہوئے سر پکڑ کر ادھر اُدھر "
چکرانے لگا تبھی اسکی نظر ناول پر پڑی شریر دماغ کی گھنٹی بجی ناول اٹھا کر بیڈ پر رکھا اور مسکراتے
طلحہ کے کمرے کی طرف بھاگا

دروازہ کھولا تو وہ گیم ریموٹ ہاتھ میں لیے طلحہ مائرا کے ساتھ فری فائر گیم کھیل رہا

www.novelsclubb.com

راحم آؤ جوائن کرو ہمیں" مائرا نے اسے دیکھتے کہا"

نہیں ابھی کچھ کام ہے بعد میں جوائن کروں گا طلحہ کو لے جا رہا ہوں بعد میں ملتے ہیں" اسکی

بات سنے بغیر اس نے پی سی آف کر دیا

بھائی یار میرا ڈیٹا اڑ جائے گا" سارا طلحہ نے صدمے سے راحم کو دیکھا"

جلدی سے تیار ہو جاؤ ہمیں کہیں جانا ہے" راحم نے جلدی سے کہتے ہوئے مڑنا چاہا "

لیکن کہاں بھائی؟" اس نے جلدی سے اسے ٹوکا اُسکی بات پر راحم دانت پیس کر رہ گیا "

تمہاری ہونے والی بھابھی کے گھر" اسکو حیرت سے منہ کھلا چھوڑے وہ اپنے کمرے میں آگیا "

اور جلدی سے ٹی شرٹ اتار کر پلین وائٹ شرٹ نکال کر پہنی اور پرفیوم سپرے کر کے بال

سیٹ کیے... دراز سے کفلنک نکال کر اٹیچ کرتے ہوئے طلحہ کے روم کی طرف چل دیا لیکن

آتے ہوئے سپائے گلاسز (خفیہ کیمرہ لگے چشمے) لانا نہیں بھولا جو اسکی برتھ ڈے پر صلح نے

گفٹ کیے تھے

اسکی تیاری دیکھ راحم کا بے اختیار قہقہہ نکل گیا

تیاری دیکھو بیچارے کی جب پتہ چلے گا بھیس بدل کر جانا ہے تب حالت دیکھنے والی ہو گی "وہ " سوچتے ہوئے پھر سے ہنس دیا

کیا بھائی ہنسی کیوں جا رہے ہو جب سے آئے ہو "اس نے خفگی سے منہ بسورا "

" میں سوچ رہا ہوں ہم میرے سسرال جا رہے ہیں یا پھر تیرے "

حد ہے یار بندہ تیار بھی نہیں ہو سکتا پہلی بار جا رہے ہیں بھابھی کے گھر۔۔ ویسے فرسٹ ٹائم تو " مما بابا کو نہیں جانا چاہیے تھا؟؟ "اس نے پرفیوم کی بوتل خود پر انڈیلتے ہوئے سوال کیا

خدا کا خوف کرو بیہوش کرو گے کیا وہاں سب کو،، پرفیوم کی تیز خوشبو سے راحم نے ناک بند " کرتے ہوئے اُسے گھوری دی جس پہ وہ منہ بنا کر رہ گیا

چلو اب۔۔ یا اکیلا چلا جاؤں میں ؟،، اس نے اُکتاہٹ سے گھڑی پر ٹائم دیکھا "

چلو یار تیار بھی نہیں ہونے دیتے،، وہ بڑبڑاتے ہوئے چل دیا "

www.novelsclubb.com

ویسے گفٹ کیا لے کر جائیں گے بھابھی کے لیے،، سیڑھیاں اترتے اس نے پھٹے ڈھول کی "
آواز میں پوچھا

آہستہ آہستہ ،،راحم نے دانت پیستے ہوئے اس کے سر پر چپت لگائی رات کے ساڑھے نو بج "
رہے تھے ادیبہ اپنے روم میں ہوم ورک کر رہی تھی صلح میڈز کے ساتھ مل کر کچن سمیٹ رہی
تھی اور آزر غنی اور سبین بیگم لاؤنج میں بیٹھے نائٹ شو دیکھ رہے تھے

کر رہے ہو آج آپ"،،اس نے سر مسلتے شکوہ کیا دونوں چھپتے behave توبہ ہے کیسے "
چھپاتے گاڑی تک پہنچے

واپس آکر بتاتا ہوں تُجھے "تنک کر کہتے ہوئے اس نے گاڑی اسٹارٹ کر دی طلحہ نے آگے بڑھ "
کر میوزک آن کر دیا گاڑی میں بالی وڈ میوزک بجنے لگا۔۔۔ ٍءسردی کی ٹھٹھرتی رات میں
آدھے چاند کی روشنی دل میں بے چینی سی پیدا کر رہی تھی ایک عجیب سی ہلچل تھی دل میں جسے
،،نہ دکھایا جا سکتا تھا نہ چھپایا جا رہا تھا

،، تھوڑی ڈرائیو کے بعد راحم نے ایک مال کے سامنے گاڑی روک دی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

توگاڑی میں رک میں پانچ منٹ میں آتا ہوں "راحم نے مال کے ایگزٹ گیٹ کے سامنے " گاڑی کھڑی کرتے ہوئے اُسے تنبیہ کی

اوہوا کیلے اکیلے جانا ہے گفٹ لینے "اس نے برجستہ بولا اور راحم کی اسکی آنے والی حالت سوچ " کر ہنسی نکل گئی وہ اثبات میں سر ہلاتے جلدی سے مال کے اندر داخل ہوا تھوڑی دیر ڈھونڈھنے کے بعد شاپ مل ہی گئی

جی سر کیا دکھاؤں آپکو "شاپ کیپر نے مؤدبانہ پوچھا "

مجھے عبایا چاہیے تھے دو۔۔۔مل سکتے ہیں ؟"راحم نے قدرے جھجھکتے ہوئے پوچھ ہی لیا "

،، جی بالکل سر کیسے چاہیے ایمبرائیڈری یا پلین "

نہیں نہیں پلین ہی پیک کر دیں" جلدی سے اسکی بات کاٹی "

اوکے سر کس عمر کی خاتون کے لئے چاہیے "اس کے سوالوں پر وہ دانت پیس کر رہ گیا "

ابے بر گر بیچ رہا ہے یا عبایا کیسا ؟ کتنا ؟ کیوں ؟؟" وہ جی ہی جی میں کڑھ کر رہ گیا "

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میرے سائز کا ہو گا آپ کے پاس،، تو مہربانی کر کے لے آئیں؟؟"اس نے حیرت سے راحم "
کو دیکھا شاید اسکی ذہنی حالت پر شبہ ہوا تھا

جج۔۔جی سر؟،،، میں لے کر آتا ہوں"، وہ عجیب نظروں سے اسے گھورتا جلدی سے عبایہ "
لے آیا

کتنے پیسے ہوئے؟؟"راحم نے تقریباً اس کے ہاتھ سے بیگ چھین کر جلدی سے والیٹ نکالا "

سر سیون تھاوزنڈ"اس نے کمپیوٹر اسکرین پر دیکھتے ہوئے بتایا "

راحم نے جلدی سے پانچ ہزار کے دو نوٹ نکال کر اس کے کاؤنٹر پر پھینکے اور وہاں سے نکلنے کی
کی

سر آپ کے بقیہ پیسے" وہ پیچھے سے آوازیں دیتا رہ گیا لیکن راحم نے اس کی بات پر کان نہیں"
دھرے

جلدی سے بیگ پیچھے رکھا اور گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کر دی

www.novelsclubb.com

کیا لے کر آئے ہو بھائی؟؟" طلحہ نے بے صبری سے بیگ پر ہاتھ دھرے "

کوئی ضرورت نہیں ہے ابھی دیکھنے کی" راحم نے اس بیگ کی طرف بڑھتا ہاتھ جھٹکا "

توبہ ہے یار" وہ ناراضگی سے منہ پھلا گیا گاڑی اب اپنے مخصوص سفر پر رواں دواں تھی۔۔۔ "

طلحہ سنگر کی آواز کے ساتھ لپ سنگ میچ کرتے ہوئے میوزک انجوائے کر رہا تھا اور وہ بے چینی سے کبھی گھڑی پر وقت دیکھتا تو کبھی بیک ویو مرر سے پیچھے گزرتے راستے کو اسٹیرنگ پر جمی دائیں ہاتھ کی انگلیاں ہلکے ہلکے سے کپکپا رہی تھیں اور دل کی ہلچل تھی کہ ابال مچائے کانوں کی لو گرما رہی تھی

راحم نے گلی کی نکڑ پر بنی مسجد کے سامنے گاڑی کھڑی کی "آ گیا گھر چلیں" طلحہ نے خوشی سے کوٹ بازو پر ڈالتے ہوئے دروازہ کھولنا چاہا

اوہیلو کدھر؟؟ یہ پہنو پہلے" راحم نے اس کا بازو پکڑ کر اُسے بیگ کی طرف متوجہ "

یہ کپڑے اچھے نہیں ہیں؟؟" وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا راحم نے بڑھ کر بیگ اٹھایا "

اور اس میں سے عبایا نکال کر اسکی طرف پھینکا

پہنوا سے "وہ ہکا بکا اسے دیکھ رہا تھا "

بھائی مذاق کر رہے ہو ناں "اس کے ایکسپریشنز پر راحم کی بے اختیار ہنسی نکل گئی "

نہیں میری جان انٹری ایسے ہی ملے گی تیری بھابھی کے گھر "اسکی ٹھوڑی پکڑ کر اسے " پچکارتے ہوئے بولا اور عبایا پہننے لگا

خدا کا خوف کر و یار مسجد کے سامنے کھڑے ہو کر ایسا گناہ کر وا رہے ہو مجھ سے ،،، میں بھاگ " جاؤں گا قسم سے "وہ روہانسا ہو کر دھمکیاں دینے لگا وہ استہزاً مسکراہٹ سجائے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے عبایا پہن رہا تھا مکمل طور پر پہن کر گلوز چڑھائے اور طلحہ کی طرف گھوما

بیٹا بھاگنے تو میں تُجھے دوں گا نہیں اور عبایا تو تُجھے پہننا ہی پڑے گا "راحم نے کہتے ہوئے اس " کے اوپر دھاوا بول دیا اور زبردستی اُسے عبایا پہنانے لگا

بھائی چھوڑ و یار۔۔۔ مجھے نہیں پہننا آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے "وہ غصے سے چلا رہا تھا پر " وہ کہاں سننے والا تھا عبایا پہنا کر ہی دم لیا

ہائے کتنی حسین لگ رہی ہے میری جان "ہنستے ہوئے اُسے چھیڑا وہ غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا "

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور اس پہلے کے وہ عبایا اتارتا راحم جلدی سے گاڑی سے اترا اور گھوم کر اسکی سائیڈ کا دروازہ کھول کر اُسے باہر کا اشارہ کرنے لگا

میں نہیں آؤں گا باہر "وہ سینے ہاتھ باندھے اکڑ کر بیٹھ گیا "

طلحہ باہر آ ٹائم نہیں ہے "گھڑی پر دیکھتے ہوئے اُس سے کہا "

میں کہہ رہا ہوں میں نہیں آؤں گا تو نہیں آؤں گا "وہ اپنی بات پر بضد تھا "

اچھا،،راحم نے گلی کا جائزہ لیا آس پاس کوئی نہیں تھا اور پھر ایک جھٹکے سے اُسکا بازو پکڑ کر اُسے " گاڑی سے باہر نکالا اور جلدی سے کار لاک کر دی

بھائی میں نہیں جاؤں گا قسم سے "وہ گاڑی کھولنے کی ناکام کوششیں کرنے لگا راحم نے اُسکا " ہاتھ پکڑا اور تقریباً گھسیٹتے ہوئے زورین کے گھر کی طرف بڑھنے لگا

بھائی چھوڑیں مجھے،،،میں سب کو سچ سچ بتا دوں گا "وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے" ہوئے دبی آواز میں چلاتے ہوئے دھمکا رہا تھا

تونے اگر منہ کھولاناں تو میں تجھے انکے ہاتھوں مار کھانے کے لیے اکیلا چھوڑ کر بھاگ جاؤں گا "

سچی بول رہا ہوں "اُن کے گھر کے قریب پہنچتے ہوئے اُسے دھمکی دی

،،، لیکن بھائی""""

چپ بالکل چپ،،"،اس کی بات کاٹ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور اُسے لیے اُن کے گھر کے "

دروازے پر آرکا

چند ثانیے رک کر اس نے لمبی سانسیں لی اور پھر اُسے گھوری دیتے دروازہ کھٹکھٹا دیا

دل کی دھڑکن بیترتیب ہونے لگی۔۔۔جانے وہ کیسی ہوگی؟؟وہ اُسے دیکھ کر کیسے ری ایکٹ ءء

،، کرے گا عجیب عجیب سے خیال دل میں آرہے تھے

تھوڑی دیر بعد ایک عمر دراز شخص نے دروازہ کھول دیا

ہاں جی کون؟؟"انہوں نے لہجے میں شائستگی بھرتے ہوئے پوچھا"

جی وہ ہم "راحم کی مردانہ آواز پر وہ ٹھٹک گیا طلحہ نے سہمی نظروں سے اسے دیکھا "

ہم وہ مولوی صاحب کے گھر سے آئیں ہیں" راحم نے جلدی سے گلا کھنکھار کر نسوانی آواز " نکالنے کی ناکام کوشش کی

اوہ اچھا فنکشن تو ختم ہونے والا ہے "اُن کے ہاتھ جھاڑ رویے پر وہ تاؤ کھا کر رہ گیا" میاں جی کیوں تنگ کر رہے ہو جان چھوڑو ہماری اندر جانے دو" راحم غصّہ ضبط کرتے بڑبڑایا

ہاں جی اندازہ ہے اسی لیے ہم دیر سے آئے ہیں،، میرا مطلب آئی ہیں دلہن کو سلامی دے کر" واپس چلی جائیں گی" گڑبڑاتے ہوئے راحم نے جلدی سے کہا

یہ محترمہ بات کیوں نہیں کر رہی؟؟"انہوں نے جاسوسی انداز میں طلحہ کو دیکھا "

یہ دراصل میرے بھائی کی بیوہ ہیں اسی لیے خاموش سی رہتی ہیں" راحم کی بات پر طلحہ نے " آنکھیں دکھائیں

آیئے اندر آیئے "اطمینان کرتے ہوئے انہوں نے آخر کار اندر بلا ہی لیا ورنہ تو اسے لگا تھا " یہیں سے واپس جانا پڑ جائے گا

نور بیٹا "انہوں نے آواز لگائی تبھی تقریباً چودہ سال کی بچی سجی سنوری نیچے آئی "

جی دادا ابو آپ نے بلایا" اس نے بھی انکا بھرپور جائزہ لیتے ہوئے پوچھا "

ہاں بیٹا یہ مولوی صاحب کے گھر سے آئی ہوئی ہیں انہیں دلہن کے پاس لے جاؤ اور اچھی سے " خاطر مدارت کرنا" انہوں نے پیار سے کہتے ہوئے طلحہ کی طرف دیکھا

لگتا تھا میاں جی طلحہ کی دلفریب نگاہ پر لٹو ہو چکے تھے طلحہ نے مضبوطی سے راحم کا بازو دبوچا اور وہ دونوں میاں جی سے جان چھڑاتے اوپر والے پورشن کی سیڑھیاں چڑھنے لگے اور راحم کا ہر سیڑھی پر قدم رکھتے یہ سوچ کر دل ڈوبا جا رہا تھا کے کہیں اسی کی شادی ہوئی تو وہ کیا کرے گا۔۔۔۔۔

بھائی ہم لوگ پکڑے گئے ناں تو قسم سے بہت مار پڑے گی" طلحہ کے ان کے مذہبی عقائد سے " بھرپور گھر کو دیکھ کے ہاتھ پاؤں پھولے جا رہے تھے اور اسکی نگاہیں اسے ڈھونڈنے کو گردش کر رہی تھی

سلام دعا کے بعد وہ ایک صوفے پر براجمان ہو چکے تھے مہندی کی سادہ سی تقریب رکھی ہوئی تھی زیادہ مہمان نہیں تھے (راحم کے حساب اور رتبے کے لحاظ سے) لیکن پھر بھی وہ اسے ڈھونڈ

نہیں پا رہا تھا مہندی لگانے کے بہانے سے دلہن کی کلائی تو دیکھ آیا تھا وہ نہیں تھی یہ دیکھ کے دل خوشی سے اچھل رہا تھا لیکن وہ تھی کہاں ؟ کئی خواتین آ کر ان سے عبایا اتارنے کی درخواست کر چکی تھیں لیکن وہ بہت خوش اسلوبی سے سب کو جواب دے کر چپ کروائے جا رہا تھا طلحہ کے 12°ڈگری سردی میں بھی تپتی گرمی کے جیسے پسینے چھوٹے جا رہے تھے ایک تو عبایا کی تنگی اور دوسرا اپٹنے کا خوف

تبھی ایک لڑکی کولڈ ڈرنک لے کر اُن کے پاس آئی طلحہ نے ایک گلاس اٹھا کر ایک ہی سانس میں پی لیا اور دوسرے کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا

تھنک یو بہت شدید ضرورت تھی" برقعہ پہنے پہنے اُسکا دم گھٹ گیا تھا اس نے لمبی سانس " بھرتے ہوئے کہا

کوئی بات نہیں آرام سے پئیں۔۔۔انہوں نے نہیں پینا؟؟"شائستہ سی ہنسی ہنس کر اس """ نے راحم کی طرف اشارہ کر کے پوچھا جو بدستور دوسری طرف نظریں کیے اسی کی تلاش تھا

www.novelsclubb.com

بھائی کیا کر رہے ہو کولڈ ڈرنک کیوں نہیں لے رہے "طلحہ نے اسکو بازو سے کھینچ کر کان میں " سرگوشی کی وہ ٹرے راحم کی طرف بڑھا کر قدرے جھکے ہوئے تھی راحم نے گلاس اٹھانے کے لئے جیسے ہاتھ بڑھایا تو نظر اس ظالم کی کلائی سے جا ٹکرائی جہاں وہی ٹیٹو بنا ہوا تھا اس نے یک دم نظر اٹھا کر اسے دیکھا جس پر زورین بھی خاصی گڑ بڑا گئی اور پھر تو جیسے راحم آزر مبہوت ہی ہو گیا پری تھی وہ یا کوئی شہزادی تھی سیدھی مانگ نکالی ہوئے ہلکی ہلکی کرلی بالوں پہ تازہ پھولوں کا بنا کراؤن پہنے کس قدر حسین لگ رہی تھی چہرے کو چومتی بے پرواہ لٹیں سادہ ہلکے مہندی کلر کا لباس گھٹنے سے نیچے لٹکتی سیدھی شرٹ کے ساتھ ٹخنے سے قدرے اوپر کیا ہوا میچنگ پلازو جس سے اسکی سفید پنڈلیاں جھلک رہی تھیں راحم سراپا سے دیکھتے ہوئے خود ہی میں شرما کر رہ گیا کانوں کی لو مزید گرم ہونے لگی دماغ سائیں سائیں کرتا اور دل بلندی سے بے باک دھڑک رہا تھا

کوئی مسئلہ ہے ؟"پتھر کی طرح ساکن راحم کو دیکھ اس نے طلحہ کو متوجہ کیا "

www.novelsclubb.com

نہیں نہیں کوئی مسئلہ نہیں "اس نے کہتے ہوئے اسے زور سے کہنی ماری تبھی اس کا حصار ٹوٹا "

اور اس نے جلدی سے گڑبڑا ایک گلاس اٹھالیا

وہ حیران نظروں سے انھیں دیکھتی دور چلی گئی

طلحہ "راحم نے دھیرے سے اسے پکارا "

ہمم """اس نے ابرو اُچکائے """

یہ جو ابھی ڈرنکس سرو کر کے گئی ہے ناں یہی تمہاری ہونے والی بھابھی ہے "بتاتے ہوئے "

گلاس لبوں سے لگایا آدھا گلاس عبایے پہ انڈیل لیا نقاب کا احساس ہوتے ہی جلدی سے نقاب

، کے نیچے سے گھما کر جوس پینے لگا وہ تو شکر تھا کسی نے دیکھا نہیں نہیں تو عزت کا فالودہ ہو جانا تھا

سچ میں بھائی؟۔۔۔کیا بات ہے "پہلی بار اس نے نارمل انداز میں بات کی تھی "

ناٹ بیڈ "اس نے اُسکی پسند کی داد دی "

ہبہ مجھے تو یہ آنٹیاں بہت ہی مشکوک لگ رہی ہیں "زورین نے دھیمے سے سرگوشی کی "

کیوں امی سے تمہارا ہاتھ مانگ لیا کیا اپنی بیٹے کے لیے" ہبہ نے آنکھ مارتے اُسکی بات مذاق "
میں اڑائی

نہیں یار قسم سے میں جب کولڈ ڈرنک دینے گئی تھی تو عجیب طریقے سے بیہیو کیا دونوں نے "
""" ..اور ہیں بھی تو کتنی عجیب گلوز پہن کر بیٹھی ہیں اتنی سختی تو بابا نے نہیں کی ہم پہ ابھی

کیوں کہ وہ مولوی صاحب کے گھر سے آئی ہوئی ہیں ایسے ہی ہوتی ہیں انکی عورتیں" ہبہ نے "
جان چھڑاتے کہا

عورتیں تو مجھے کہیں سے نہیں لگ رہی عجیب مردوں والی آنکھیں ہیں ایسا لگتا ہے جیسے کہیں"
دیکھا ہوا ہے""" وہ مشکوک نظروں سے انھیں گھورنے لگی

ہاں جی بالکل آپ پہ دل ہار کر بھیس بدل کر آئے ہوئے ہیں" ہبہ نے اُسکا مذاق اڑایا "

بکومت" اس بار وہ چڑ گئی اور دلہن کے پاس آ بیٹھی،،، اسی بیچ راحم نے چالاکی سے سپائے گلاسز "
سے چشمہ ٹھیک کرنے کے بہانے اسکی کئی پکچرز کلک کرلیں

فنکشن اپنی ہی تو رپر چلے جارہا تھا ادھر یہ دونوں کھس پھس کیے جارہی تھیں اور ادھر وہ دونوں ۔۔۔ میوزک تو ان کے گھر ممنوع تھا اسی لیے سادگی سے اور باتوں کے شور میں ہی ماحول جما یا ہوا تھا

بھائی چلو یار زیادہ بیٹھے تو پکڑے جائیں گے بھابھی کو دیکھنے آئے تھے ناں دیکھ لیا چلیں اب" "

اسکی الگ جان نکلی جارہی تھی لیکن راحم نے اس کی بات پہ ذرا بھی کان نہیں دھرے تو وہ غصے سے کھڑا ہو گیا

تمہیں ساتھ لانا ھی نہیں چاہیے تھا" راحم نے دانت پیس کر اسے دیکھا پھر گلاس ٹیبل پر پٹختا " وہ بھی کھڑا ہو گیا

ارے جارہی ہیں آپ" ہبہ نے اُنھیں اٹھتا دیکھ جلدی سے پوچھا "

" جی مولوی صاحب نے جلدی گھر واپس آنے کو کہا تھا "

راحم جو "نہیں" بولنے ہی والا تھا کے طلحہ نے جلدی سے نسوانی آواز میں کہا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے جتا دیا راحم نے اس گھڑی کو کوسا جب اُسے ساتھ لانے کو سوچا تھا

میں ذرا بچی کو سلامی دے آؤں "لیکن وہ کونسا پیچھے ہٹنے والا تھا ابھی اسے جی بھر کر دیکھا کہاں " تھا اسکی طرف بڑھتا ایک ایک قدم دل کو بلیوں اچھلنے پر مجبور کر رہا تھا اسکے اندر ایک رقص کا سماع چھایا ہوا تھا لیکن وہ بتاتا بھی کیسے ؟ اسے اور بتاتا بھی کیا؟

وہ اس کے دیدار کی مدہوشی میں اسکی بیماری کو بھول گیا تھا لیکن بیماریاں بھی بھلا بھلانے کی چیز ہوتی ہیں کیا؟

راحم نے عبایا کی جیب سے دس ہزار نکال کر دلہن کو دیے اور دس ہزار اسکی طرف بڑھا دیے

ارے مجھے کیوں دے رہی ہیں دلہن یہ ہیں "وہ حیرانی سے بولتی کھڑی ہو گئ "

ہاں جی بہن جی بچی کو پیسے مت دیں ویسے بھی دلہن کو بھی آپ نے اتنے زیادہ دیے ہیں "اسکی " امی نے آگے بڑھ کر کہا

کوئی بات نہیں بچی کچھ اپنے لیے خرید لے گی "راحم نے آنکھوں میں اُسے اُتارتے ہوئے کہا "

نہیں نہیں اسکی کوئی ضرورت نہیں زورین جاؤ اوپر سے بھابھی کو بلا لاؤ "اُنھیں انکے ارادے " کچھ ٹھیک نہیں لگے تو منظر سے زورین کو غائب کر دیا

وہ شاید کھڑی ہی اسی بات کے لیے تھی فوراً بھاگتے ہوئے اوپر والے پورشن کی سیڑھیاں چڑھ گئی اور وہ بے بسی اُسے جاتا دیکھتا رہ گیا

چلیں اجازت دیں پھر "مایوسی کہتا طلحہ کو لیے نیچے کی سیڑھیاں اترنے لگا جہاں میاں جی طلحہ" کے انتظار میں کھڑے تھے باقی مرد حضرات اندر بیٹھک جمائے ہوئے تھے قہقہوں اور سگریٹ کی بدبو ان سب کی موجودگی کا احساس دلا رہی تھی

ارے اتنی جلدی جا رہی ہیں آپ "طلحہ کو گھورتے ہوئے وہ راحم سے پوچھ رہے تھے اور طلحہ" راحم کی اُوٹ میں چھپے جا رہا تھا

"" جی دیر سے جانے پر مولوی صاحب غصہ ہونگے بس اسی لیے "

میاں جی جانے دو کیوں دل خراب کر رہے ہو "راحم نے بدمزگی سے سوچا "

کچھ دیر اور رک جائیں آپ لوگ "انہوں نے بڑے مان سے طلحہ کو دیکھتے ہوئے کہا "

" میں مولوی صاحب سے بات کر لوں گا "

www.novelsclubb.com

نہیں "انکی بات پر راحم نے اتنی زور سے اُنھیں ٹوکا کے ایک پل کو تو انکا دل اُن کے حلق میں آ" گیا انہوں نے اپنا سینہ تھام لیا

نہیں میرا مطلب ہمیں بس اجازت دیں آپ "جلدی سے کہتا طلحہ کا بازو پکڑے فوراً وہاں " سے فرار ہوا

گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے فل سپیڈ پہ گاڑی بھگالی

اور طلحہ نے جاتے ساتھ ہی برقعہ اتار کر باہر پھینک دیا

راحم خوشی سے جھومتے ہوئے ونڈو مرر ڈاؤن کرکے سرد ہوا کو انگ " Wohooo"" انگ میں اُتارنے لگا

بھائی برقعہ تو اتار دیں "طلحہ نے جل کر کہا اب کے اس نے میوزک آن نہیں کیا کیوں کہ اس " کا بری طرح سے موڈ خراب ہو چکا تھا

نقاب اُڑ اُڑ کر راحم کے منہ میں لگ رہا ہے طلحہ فل تپا ہوا تھا وہ مزے لیتے ہوئے ہنس پڑا اور عبایا اتار کر ہوا کے سپرد کر دیا بڑھ کر میوزک بھی آن کر دیا اور طلحہ کی طرح زور و شور سے سنگر کے

ساتھ ساتھ گانے لگا وہ خوش تھا بہت خوش کیونکہ اس کے خوابوں کا خاکہ پر ہو چکا تھا اس نے سوچا بھی نہ تھا اس طرح اور ایک مڈل کلاس فیملی میں یوں دل ہار جائے گا وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ نادانی اس کے لیے کس قدر امتحان زدہ ہونے والی تھی

کہاں تھے اس وقت ؟" جاتے ہوئے تو وہ کسی کی نظر میں نہیں آئے تھے لیکن گھر واپس آتے" غنی صاحب نے دھر لیا

کہیں نہیں بابا ایسے ہی بس گھومنے گئے تھے باہر۔۔۔ہیں ناطلحہ "راحم نے اسکو گھوری دیتے " ہوئے تائید مانگی جو بالکل بھی اس کا ساتھ دینے کے موڈ میں نہیں لگ رہا تھا

جی بابا جینڈر ایکوالٹی پر سرچ کرنے گئے تھے " جلے ہوئے انداز میں کہتا وہ اندر بڑھ گیا "

کیا مطلب ؟" انہوں نے ابرو اچکا کر مشکوک نظروں سے راحم کو دیکھا""

کچھ نہیں بابا آپکو پتہ تو ہے اسکی مذاق کی عادت کا" انکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہتا جلدی سے ''' اپنے کمرے میں بھاگ آیا

وہ رات اس نے آنکھوں پر کاٹی اسکی تصویروں کو دیکھتے دیکھتے اسکی ہنسی کو یاد کر کے مسکراتے ہوئے وہ اپنے نام ہی کی طرح تھی خوبصورت منفرد "زورین" وہ زیرِ لب بڑبڑایا

****

ہجوم غم بھی میری فطرت بدل نہیں سکتا

میں کیا کروں مجھے عادت ہے مسکرانے کی

آرزو کی شادی خوش اسلوبی سے مڈل طبقے کے عین مطابق گھر میں ہی شامیانے لگا کر بنا کسی ڈھول تاشے کے سادگی سے ہو چکی تھی آج اس کا ولیمہ تھا سب لوگ تیار ہو کر ولیمہ اٹینڈ کرنے چلے گئے تھے

www.novelsclubb.com

گھر میں اتنی خاموشی کیوں ہے کہاں ہیں سب "زورین نے منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی روکتے" ہوئے ارد گرد دیکھا

سب نکل گئے ہیں آرزو کے ولیمے کے لیے اور تم اب اٹھ رہی ہو" ہبہ نے افسوس سے سر" ہلاتے ہوئے مڑ کر اُسے دیکھا وہ بھی جانے کیلئے تیار ہو رہی تھی مہمانوں کے جانے کے بعد گھر کو سمیٹ کر اب جا کر اسے ٹائم ملا تھا

" سچ میں ؟" وہ خوشی سے چہک اٹھی "شکر ہے اللہ کا سب چلے گئے""

کچھ شرم کرو" ہبہ نے اُسے گھوری دی"

پچھلے ایک ہفتے سے یار ہمارا گھر، گھر لگ ہی نہیں رہا تھا چڑیا گھر لگ رہا تھا اتنے مہمان اتنے " مہمان کسی کے اتنے رشتے دار ہوتے ہیں بھلا ؟" وہ پانی کا گلاس لیے بیڈ پر بیٹھ گئی اپنی مخصوص حالت میں بے پرواہ لٹیں ٹخنے کے اوپر ٹنگا وائٹ پلازو اور میرون کلر کی لانگ کڑھائی دار شرٹ

www.novelsclubb.com

بری بات زوئی فضول کیوں بولتی رہتی ہو ہر وقت مہمان اللہ کی نعمت ہوتے ہیں" ہبہ نے "
بال سیٹ کرتے اُسے ٹوکا

مہندی والی رات مولوی صاحب کے گھر والوں پر بھی تنقید کرتی رہی بد تمیزی ہوتی ہے یہ" "
وہ تاسف سے بول رہی تھی جبکہ زوئی کا بے ساختہ قہقہہ نکل گیا

قسم یار ہبہ وہ آنٹیاں اتنی مشکوک لگ رہی تھیں مجھے بابا کا خیال نا ہوتا ناں میں نے جا کر اُن "
،، کے نقاب اُتار لینے تھے عجیب مردوں جیسی عورتیں

زوئی کسی کی جسامت پر اس طرح بات نہیں کرتے استغفرُاللہ ہو کیا گیا ہے تمہیں" ہبہ ہاتھ "
میں بلش پیلٹ پکڑے غصے سے اسکی طرف بڑھی

اچھا جسامت تو چھوڑو بلیک بُوٹس کون عورت پہنتی ہے" زوئی نے جلدی سے جراح کی "

ان کی وسعت یہی لینے کی ہو یا شاید اپنے شوہر کے پہن آئی ہونگی کسی کی مجبوری کا مزاق نہیں "
اڑاتے سردی دیکھی ہے باہر،، تم جانور کو اگر محسوس نہیں ہوتی تو یہ تمہاری پرابلم ہے باقیوں کو
تنقید نہیں کر سکتی تم" ہبہ نے غصے سے اُسے ڈانٹا

ہاں ہاں،"،اس نے لاپرواہی سے ناک پر سے مکھی اُڑائی اور بے دلی سے پانی پینے لگی اور ہبہ "
واپس سے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف گھوم گئ

تم سچ میں جارہی ہو پھر؟؟""اس سے خاموشی برداشت نہیں ہورہی تھی زوئی نے منہ بنا کر "
پوچھا

تمہیں کیا؟؟"اس نے خفگی سے اگنور کیا"

یار مت جاؤناں میں اکیلی بور ہو جاؤں گی گھر پر"زورین اٹھی اور لاڈ سے اس کے گرد بازو"
مائل کیے

تم ہو ہی اسی لائق ہوتی رہو بور سب سے کٹ کر رہو گی تو یہی حال ہو گا ناں""اس نے زوئی "
کے بازو جھٹکتے ہوئے ناراضگی سے کہا جس پر وہ برے سے منہ بناتی واپس بیڈ پر جا بیٹھی

مر جاؤں گی ناں یاد کرو گی.. پھر رو رہی ہو گی زورین اٹھو بات کرو مجھ سے لیکن میں نہیں "
بات کروں گی تب آئے گا مزہ"وہ منہ بسورے بولی

ہبہ نے تکیہ اٹھا کر اسکی اچھی خاصی دھلائی کر ڈالی

بدتمیز کچھ بھی بکواس کرتی ہو" وہ روہانسا ہو گئی اور پھولی سانس سے بیڈ پر بیٹھ گئی دکھ سے اسکی" آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے زورین ہکا بکا سی اپنے بال سمیٹنے لگی

یہ ٹھیک ہے بھئی مارا مجھے ہے رو خود رہی ہو" زورین نے بکھرے بال سمیٹ کر اُسے گلے لگا " کر گلہ کیا

کیوں فضول بول کر تنگ کرتی رہتی ہو ہر وقت" ہبہ نے اس کے سر سے سر ملاتے ہوئے دکھ " بھرے لہجے میں کہا

اچھا ناں چپ ہو جاؤ آئندہ سے نہیں بولوں گی اتنا کوئی روتا ہے بھلا ابھی سے اتنا رو دو گی تو " میری شادی پر کیا کرو گی" اس نے شرارت سے کہتے اُسکا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کی

تب تو میں خوش ہو نگی دیکھنا.. جان جو چھوٹے گی تُم سے" وہ برجستہ بولتی مسکرا دی اور اٹھ کر " ٹشو سے آنسو پونچھنے لگی

جی نہیں جناب ایسی خوش فہمی میں نہ رہیں یہ نہ ہو تمہارے گھر میں ہی آبسوں" اس نے " دھمکی دی

"ہاں لیکن اِیک بات تو ہے کہ آرزو کی شادی کے جتنے مہمان نہیں آئیں گے میری شادی پر گن کر دو خاندان آئیں گے پھپھو اور ماموں بس آرزو کے نانا کو تو ہر گز نہیں بلانا عجیب دھات بیٹھا کر رکھی ہوئی تھی سب پر،،، وہ پوری پلیننگ کیے بیٹھی تھی ہبہ حیرانی سے اُسے دیکھنے لگی

"دماغ ٹھیک ہے ہمارے خاندان کی آخری شادی ہو گی تمہاری، اتنی پھیکی اور سادگی سے اگر ہو گی میں نے نہیں آنا" ہبہ نے لاتعلقی سے ہاتھ اٹھائے

"تمہیں بلانے کی ضرورت نہیں ہونی ہر وقت تو یہیں رہتی ہو" زوئی نے مسکان چھپاتے اُسے چھیڑا

"بے شرم بے حیا" ہبہ کا تاسف سے منہ کھلِ گیا

"مر و اکیلی میں جا رہی ہوں۔۔پڑی رہو یہیں پہ" وہ اپنے پرس میں میک اپ ڈال کر عبایا اٹھاتی اُسے گھوری دیتے باہر نکل گئی کیونکہ سمان کا میسج موصول ہو چکا تھا وہ نیچے اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔

فرہاد اسلام آباد گیا ہوا تھا اسی لیے شادی کی تقریبات میں شرکت کرنے سے قاصر رہا

اچھا سنو.. ولیمے سے ہی سب مہمانوں کو چلتا کرنا واپس مت لیے آنا" زوئی نے ہنستے ہوئے "

اُسے پیچھے سے پکارا جب کہ وہ ان سنی کرتی سیڑھیاں اُتر گئی

اس نے انگڑائی لے کر پورے گھر کا جائزہ لیا،، بابا کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھ کر اسکے

چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی

السلام وعلیکم بابا،"،وہ ناک کرتی کمرے میں داخل ہو گئی"

آگئی اُسے تنگ کر کے"،انہوں نے کتاب پڑھتے چشمے کے اوپر سے اُسے دیکھا"

اس نے زبان دانتوں تلے دبائے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اُن کے چہرے پر بھی

مسکراہٹ پھیل گئی

آپ نہیں گئے؟؟"وہ پوچھتے ہوئے کتابوں کو چھیڑنے لگی"

میں چلا جاتا تو تمہارے پاس کون رہتا"،انہوں نے ورق پلٹتے اس سے سوال کیا "

ہمم "وہ سمجھنے کے انداز سے سر ہلاتی اُنھیں دیکھنے لگی"

سب کہیں گے بیٹی نے طالب حامدی کو گھر میں قید کر دیا ہے ناخود کہیں آتی ہے ناں باپ کو "آنے دیتی ہے "اس نے مسکراہٹ دبائے شریر لہجے میں کہا

اچھی بات ہے ناں دنیا سے چھپ کر رہتے ہیں کسی کی نظر نہیں لگے گی "، وہ بھی اُسے لہجے میں" بولے ابرو اٹھائے اُسے دیکھنے لگے

بات تو سہی ہے "، وہ داد دیتی مسکرائی تو وہ بھی آہستہ سے ہنس دیے"

"،، ؟ چائے پیئیں گے"

اگر میری جان پیار سے بنائے تو ضرور پیوں گا "، وہ لاڈ سے بولے"

ابھی بنا کر لاتی ہوں "وہ چٹکی بجا کر کہتے اُن کے کمرے سے باہر نکل آئی"

کچن میں چائے بنا رہی تھی جب اُسے طالب حامدی کی آوازیں آنے لگیں،، اس نے کچن سے سر نکال کر سننے کی کوشش کی مگر کچھ سمجھ نہیں آیا

کال پر بات کر رہے ہونگے کسی سے "اس نے سوچتے ہوئے سر جھٹکا اور چائے دو کپوں میں انڈیلی فریج سے کپ کیک نکال کر ٹرے میں رکھے اور کپ ساتھ رکھ کر ٹرے اٹھائے اُنکی طرف چلی آئی

گرما گرم چائے تیار "وہ چہکتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی "

لیکن اُنکا پریشان چہرہ دیکھ کر ٹھٹک گئی

کیا ہوا بابا؟"وہ ٹرے ٹیبل پر رکھ کر اُنکی طرف مڑی "

ہاں،،ہاں،،کچھ نہیں "انہوں نے خیال سے نکلتے ہوئے سر جھٹکا""

بابا بتائیں ناں"وہ فکر مندی سے اُنکا ہاتھ پکڑتی کرسی کی سائیڈ پر بیٹھ گئی "

" ڈاکٹر کی کال آئی تھی بلایا ہے ہمیں "

ابھی ؟"گھڑی کو دیکھا دوپہر کا ایک بج رہا تھا وہ قدرے حیران ہوئی انہوں نے اثبات میں سر" ہلا دیا

تواب؟؟.. ہبہ کو کال کر کے واپس بلاؤں"اس نے سوچتے ہوئے پوچھا "

نہیں نہیں اُسے بتا کر پریشان مت کرو ہم دونوں چلے جاتے ہیں تھوڑی دیر لگے گی ہم اُن سے " پہلے لوٹ آئیں گے "اُنکی بات پر وہ قدرے سوچ میں پڑ گئی

اوکے چلتے ہیں" پھر مانتے ہوئے مسکرا دی "

پر پہلے چائے پی لیں اور میں نے ابھی تک کچھ بھی نہیں کھایا بہت بھوک لگ رہی ہے"اس " نے مسکین سے شکل بنائی تو طالب حامدی بے ساختہ مُسکرا دیے

ہاں ضرور اور اتنی قیمتی چائے مس بھی تو نہیں کر سکتے"انہوں نے شریر انداز میں کہتے ہوئے " کپ اٹھا لیا

www.novelsclubb.com

جی بالکل اور دوسری بات یہ ہے کہ ڈاکٹر کو پتہ چلا ناں میں کچھ نہیں کھا کر آئی تو امیونیٹی " ڈرپ (آئی_وی) کے بہانے سے پھر سے مجھے نرس کے ساتھ باہر بھیج دیں گے مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا کچھ بھی سننے نہیں دیتے مجھے"گلہ کرتے ہوئے وہ جلدی سے کپ کیک کھانے لگی

" اچھی بات ہے ناں امیونٹی بیلنس رہنی چاہئے "

رہنے دیں" وہ غصے سے منہ بنا گئی"

اس بار اگر انہوں نے بھیجا ناں تو میں نے ڈرپ اُتار کر پھینکنی ہے اور بھاگ جانا ہے ہاسپٹل "
سے "اس نے بڑی بڑی آنکھیں کھول کر دھمکی دی

جیسا آپکو بہتر لگے" وہ ہار مانتے انداز سے کہہ کر اُسے ہنسا گئے "

زندگی ہے ہی عجیب چیز ایک لمحے میں انسان کو کل کائنات دے کر ہنساتی اور دوسرے ہی لمحے
عرش سے فرش پر پٹخ کر بے دردی سے تماشا دیکھتی ہے

****

ابھی تم سا تھا کوئی روبرو تمہیں یاد ہم نے بہت کیا

بڑی رس بھری تھی وہ گفتگو تمہیں یاد ہم نے بہت کیا

وہی مست آنکھوں کی مستیاں وہی چاند چہرے کی چاندنی

وہی عرض حال تھا ہو بہو تمہیں یاد ہم نے بہت کیا

راحم "زورین نے اسے پکارا "

دھوئیں دھوئیں سے منظر سے اسے مڑ کر دیکھتی دور بھاگ رہی تھی

زورین رکو "راحم نے اسے بھاگتے ہوئے پکارا "

رک نہیں سکتی زندگی آگے نکل جائے گی "اس نے مڑ کر اسے دیکھا "

تم ساتھ ہو تو مجھے وقت کے رک جانے کا کوئی ڈر نہیں ہے """راحم نے اسکی کلائی سے پکڑ کر "

اپنے قریب کیا

لیکن مجھے ڈر لگتا ہے "وہ اسکی بانہوں میں کسمسا سی گئی "

کس سے ؟"راحم نے اسکی بے پرواہ لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا"

تم سے تمہاری دیوانگی" وہ اس کے بانہوں کے حصار سے آزاد ہوئی "

تو تم میری دیوانگی کو ٹھہراؤ دے دوناں" راحم نے فرافتگی سے اسکا ہاتھ پکڑا "'

ٹھہر نہیں سکتی" وہ پھر اس سے دور ہوئی "

کیوں؟" راحم زور سے چلایا"

کیوں کہ تمہیں اٹھنا ہے" وہ ہنستے ہوئے اس کے پاس سے گزری"

کیا مطلب؟" راحم نے حیرانی سے پوچھا"

مطلب صبح ہو گئی ہے" وہ ہنستے ہوئے ہوا کی مانند اڑ گئی"

زورین وہ اسے تھامتے ہوئے آگے بڑھا تو بیڈ پر سے نیچے گر گیا

آہ مما" سر بری طرح سے فرش سے جا ٹکرایا وہ آنکھیں مسلتا حیرانی سے کمرے کو دیکھنے لگا اور "

پھر اپنے پاگل پن پر سر مسلتے ہنس پڑا

پاگل ہو گیا ہے راحم" وہ بال بکھیرتا اٹھ بیٹھا "

معاملہ خراب ہوتا جا رہا ہے میڈیم خواب میں بھی آنے لگی ہیں" انگڑائی لے کر خود کلامی کرتا "

فریش ہونے چلا گیا اس کا انداز اسی طرح بدلا بدلا سا تھا سوچوں میں گم ہوئے کبھی ہنس دیتا اور کبھی گھنٹوں گھنٹوں خود کو کمرے میں بند کیے زورین کی تصویروں کو نہارتا رہتا

تھوڑی دیر بعد تیار ہو کر وہ نیچے چلا آیا سلور گرے پلین شرٹ پر گرے کلر کی واسکٹ پہنے اور ڈھیلی سی بلیک ٹائی لگائے ہمیشہ کی طرح کف کھول کر اوپر کو فولڈ کیے ہوئے تھا

السلاو علیکم" وہ چہکتا ہوا ڈائننگ ٹیبل پر آ بیٹھا"

سبین بیگم آپکے لاڈلے موصوف کچھ دنوں سے بڑے چہک نہیں رہے" غنی صاحب نے " اسکی دانت نکالے مسکراہٹ پر چوٹ کی

بابا" اس نے جھنپتے ہوئے گلہ کیا"

کوئی خاص بات" انھوں نے براہ راست اس سے پوچھا "

ہے تو سہی "اس نے بتانے کا طے کرلیا"

کیوں بھئی کالج نہیں جانا آج "اس نے ادیبہ کو منظر سے ہٹانا چاہا"

بھائی آپ کبھی بھی بات نہیں سننے دیتے "وہ شکوہ کرتی ہوئی پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی "

لگتا ہے بات کنفرم ہو گئی ہے "سبین بیگم نے اسے جانچتے ہوئے کہا تو اس شرماتے ہوئے "

اثبات میں سر ہلا دیا

جی ٹوٹلی کنفرم اب اس کے آگے نہ کچھ ہے اور نہ ہی آپ لوگ سوچیئے گا "راحم نے حتمی انداز "

میں کہا

کیا خاص بات ؟؟ "غنی صاحب اسکی طرف متوجہ ہوئے "

بابا میں شادی کرنا چاہتا ہوں،، اور میں یہ کلاس ٹائپ ایکسکیوز بالکل بھی نہیں سننا چاہتا "اس "

نے گلا کھنکھارتے ہوئے خوشی سے جھوم کر کہا

سوائے غنی صاحب کے سب کے چہرے پر مسکان چھا گئی

کیا بات ہے بھائی فائنلی، یہ بات سننے کے لیے کان ترس گئے تھے" طلحہ نے اُسے داد دیتے " ہوئے اُسکا کندھا تھپتھپایا

سن رہی ہیں صاحب زادے کی بات" انہوں نے سبین بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے خشک لہجے " میں کہا

ہاں تو یہ تو اچھی بات ہے ناں؟" انہوں نے انکی خفگی کو نا سمجھتے ہوئے پوچھا انہوں نے بدلے " میں ایسے دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں ابھی پتہ چل جائے گا

تو شادی کی بات ذہن میں آئی ہے تو لڑکی بھی ضرور پسند کرلی ہوگی" انہوں مزید پوچھا"

جی بابا" اس کے چہرے پر گلابی رنگ بکھر گئے غنی صاحب نے بیگم کو جتاتی نظروں سے دیکھا"

نارمل فیملی سے ہے اور حجاب کرتی ہے،، میرے پاس اسکی تصویر ہے" اس نے موبائل نکال" کر فنکشن میں کھینچی تصویر صلح کو دکھائی

واہ بھائی بہت حسین ہیں" صلح نے تصویر دیکھتے ہوئے دل سے تعریف کی اور پھر موبائل" سبین بیگم کو پکڑا دیا

ماشااللہ اسی دنیا کی ہی ہے ناں "اُن کے تو دل میں ہی اُتر گئی تھی راحم کی طرح پھر موبائل غنی "
صاحب کے پاس گیا تو خاموشی چھا گئی

کیا ہوا بابا اچھی نہیں لگی آپکو "راحم نے قدرے انتظار کے بعد بے صبری سے پوچھا"

انہوں نے نظر اٹھا کر سب کو دیکھا اور پھر گلا کھنکھار کر گویا ہوئے

یہ لڑکی کسی مڈل کلاس گھر کی ہے ناں؟"ان کی طرف سے ایسا سوال سن سب حیران نظروں "
سے اُنھیں دیکھنے لگے

جی بابا؟"راحم نے نا سمجھی سے اُنھیں دیکھا"

جی ہاں یہ مڈل کلاس فیملی سے ہے میں نے ابھی بتایا ناں آپکو"راحم نے جواب دیا "

"?ہم جانتے ہیں انھیں "

جی بابا،ایکسیڈنٹ والے دن شوروم میں جن سے ملاقات ہوئی تھی آپکی"راحم نے قدرے "
کھسیاتے ہوئے جواب دیا

کس کا ایکسیڈنٹ؟" صلح حیران ہوئی "

اچھا تو اندر یہ کھچڑی پک رہی تھی" صلح کے سوال کو بالکل اگنور کرتے غنی صاحب استہزا " ہنس کر گویا ہوئے "اس آدمی کی حرجانہ دینے کی اوقات نہیں تھی تو اس نے اپنی بیٹی سے تمہیں " ہی پھنسوالیا

راحم نے سختی سے ٹوکا " careful with words باباپلیز "

مجھے ایسی لڑکیاں زہر لگتی ہیں جو اپنے مفاد کیلئے لڑکوں کو اپنے عشق کے جال میں پھنسائیں" " ان کے لہجے میں حقارت عیاں تھی

میں مڈل کلاس فیملی میں تمہارا رشتہ نہیں کروں گا" انھوں نے دوٹوک انداز میں بات ختم کر " دی

"؟لیکن کیوں بابا؟ میں اس سے محبت کرتا ہوں کیا یہ اہم نہیں ہے آپ کیلئے"

میرے لیے سب سے زیادہ اہم تم ہی ہو۔۔ لیکن میرا اسٹیٹس یہ نہیں ہے کہ میں اپنے بیٹے """ کی بے جا ضد کو پورا کروں ہماری کلاس کی جس لڑکی کی طرف تم اشارہ کرو گے وہ تمہاری ہو گی """

مجھے آپکی کلاس کی لڑکی میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے میں اسی سے شادی کروں گا اور آپ " جا رہے ہیں رشتہ لے کر دیٹس فائنل "

سب دم بخود سے ان کی بحث سن رہے تھے

میں نے یہ عزت شہرت اس لیے بنائی تھی کہ میرا بیٹا اٹھ کر کسی مڈل کلاس گھرانے کی " جوتیاں چاٹنے پر مجھے مجبور کر دے "انہوں نے موبائل ٹیبل پر پھینکتے ہوئے سختی سے کہا سبین بیگم نے کچھ کہنا چاہا مگر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اُنھیں روک دیا

میرا اتنی اعلیٰ پسند رکھنے والا بیٹا جس نے آج تک لو کلاس کی جوتی نہیں پہنی وہ آج ایک سڑک " چھاپ لڑکی کو میری بہو بنانے کے خواب دیکھ رہا ہے،، کیا ہو گیا ہے تمہاری پسند کو" وہ کالر میں لگا نیپکن اتار کر پھینکتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے

غنی صاحب آرام سے کیسے بات کر رہے ہیں آپ.. کیا ہو گیا ہے آپکو "انہوں نے شوہر کا سخت رویہ دیکھ جلدی سے ٹوکا

آرام سے بات کروں میں "وہ غصے سے پھنکارے آپکا صاحب زادہ مخمل میں ٹاٹ کا پیوند " لگانے چلا ہے اُسے تو نہیں ٹوکا آپ نے

برائی ہی کیا ہے اچھے گھر کی بچی ہے کلاس سے کیا ہوتا ہے "" "سبین بیگم نے اپنے بیٹے کے حق " میں آواز اٹھائی صلح اور طلحہ بے زباں سے بیٹھے ہوئے تھے

کلاس ہی میٹر کرتی ہے ہمارا چناؤ ہمارا رکھ رکھاؤ ہماری کلاس ظاہر کرتا ہے اور اسے کیا لگتا ہے " اتنی آسانی سے وہ اسے اپنی بیٹی کا رشتہ دے دیں گے اور میں آزر غنی ان دو ٹکے کے لوگوں کی منتیں کروں گا "وہ غصے سے بولتے ہیں چلے جا رہے تھے اور راحم لب بھینچے چپ چاپ انکی باتیں سن رہا تھا آنکھوں میں غصے سے سرخی اُتر آئی تھی صلح اور طلحہ ڈرتے ہوئے اُسے دیکھ رہے تھے

اس لڑکی کو میں اپنے گھر کی بہو کبھی نہیں بناؤں گا سوچ بھی نہ رکھے کہ بیٹا پھسالیا تو انٹری "

سیٹ... کنویں کے مینڈک ہوتے ہیں وہ لوگ کبھی اپنی اوقات نہیں چھوڑتے ہیں" انکی بات پر

راحم کی برداشت جواب دے گئی وہ غصے سے سامنے پڑی پلیٹ پر گھونسا مارتا اٹھ کھڑا ہوا

بالکل آپکو اچھے سے اندازہ ہو گا ناں ظاہر ہے آباؤاجداد تھے آپکے مڈل کلاس کے خونی ناتا ہے "

آپکا" وہ تمیز کا دامن چھوڑتے ہوئے اُنکے روبرو آکھڑا ہوا

راحم فضول مت بولو" سبین بیگم نے اُسے بازو سے کھینچتے ہوئے وہاں سے ہٹانا چاہا "

نہیں مما مجھے آج بات کرنے دیں ان سے" راحم نے اپنا بازو چھوڑاتے ہوئے انکی آنکھوں "

میں آنکھیں ڈال کر کہا

یہ کونسا پشتینی امیر زادے ہیں جو اتنا گھمنڈ دکھا رہے ہیں اپنی دولت کا،،، انکے والد نے بھی "

تو پیسے کے لئے اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر دادی سے شادی کی تھی""" وہ بے ضبط ہو کر بولتا ہی چلا

جا رہا تھا آزر غنی حیرت سے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے

بھائی پلیز چپ ہو جائیں" صلح نے روتے ہوئے اسکی منت کی لیکن وہ اپنی ہی دھن میں بولتا " ہی جا رہا تھا

اور پھر ماں باپ کو بھلائے انکی جائیداد پر سانپ کی طرح کنڈلی مار کر بیٹھ گئے اور خود کو امیر " ""۔۔۔۔۔ترین لوگوں میں شامل کر لیا حالانکہ تھے تو وہ بھی کنویں کے مینڈکوں میں سے

چٹاخ!! ڈائننگ روم تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا انہوں نے بے ضبط ہو کر اسکے منہ پر تمانچہ مار دیا سب دم بخود کھڑے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے

تمیز بھول گئے ہو باپ سے بات کرنے کی۔۔۔ جس بات کا طعنہ دے رہے ہو اسکے سوا کچھ " بھی نہیں ہو تم،، میرے پیسے میرے نام کے سوا تم روڈ پر پڑے کچرے کی طرح ہو جسکا کوئی وجود نہیں" وہ غصے سے چلاتے ہوئے کانپنے لگے

راحم احساسِ تذلیل اور شدت خفت سے نظریں زمین پر گاڑے ہوئے تھا ایسا لگ رہا تھا آنکھوں سے مانو خون ٹپکنے کو تھا

آزر غنی سینے کو مسلتے ہوئے بری طرح سے کھانسنے لگے

بابا کیا ہو گیا آپکو؟"""طلحہ جلدی سے انکو تھامنے بھاگا صلح بھی انکی طرف لپکی"

راحم۔۔۔"سبین بیگم نے روتے ہوئے اسے بازوؤں سے جھنجھوڑا اس نے درد بھری " آنکھوں سے انہیں دیکھا اور نفی میں سر ہلا کر بازو جھٹکے سے چھڑوا کر موبائل اٹھاتا گھر سے باہر نکل آیا بنا باپ کی غیر ہوتی حالت کو دیکھے۔۔ غصہ عقل پہ پردہ ڈالے ہوئے تھا اور دل کو نوچ کر سینے میں دبایا جا چکا تھا اب تو بس تھی گھر نہ لوٹنے کی ضد اور انھیں اپنی اہمیت جتانے کا زعم وہ بے دردی سے آنسو پونچھتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا تو اسکا موبائل بجنے لگا اس نے بنا دیکھے کال ۔۔۔کٹ کر دی اور گاڑی اسٹارٹ کر دی

دوبارہ پھر سے اس نے ویسا ہی کیا لیکن تیسری بار کی کال نے اسے تاؤ دلا دیا

کیا ہے؟؟"ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ سنبھالے بائیں ہاتھ سے کال ریسیو کرتے کھا جانے والی" آواز میں چلایا

سر میں زاکر بات کر رہا ہوں آپ نے کہا تھا میڈیم ہاسپیٹل آئیں تو آپ کو انفارم کروں" " دوسری طرف سے ڈری ہوئی آواز ابھری

www.novelsclubb.com

کون میڈم ؟"وہ غصے میں چیخا"

سر زورین حامدی آپ نے کہا تھا ناں آپ کو بتا۔۔۔"اس نے دانستہ طور پر جملہ ادھورا چھوڑ"

دیا

راحم نے قدرے ڈھیلے پڑتے ہوئے کار سائیڈ میں اسٹاپ کی اور لمبی سانس خارج کر کے گویا ہوا

ایم سوری یار"وہ نادم سا بولا "

کب آرہی ہے؟؟۔۔۔""اس نے ٹشو اٹھا کر چہرہ صاف کیا "

" سر دو بجے کی اپائنمنٹ ہے "

تو دو تو بجنے ہی والے ہیں"گھڑی کو دیکھا جہاں چند منٹ ہی رہ گئے تھے دو بجنے میں"پہلے بتانا "

چاہیے تھا ناں"راحم نے اسے ڈپٹا

سوری سر"وہ ڈرتے ہوئے بولا"

اینی وے تھینک یو"مختصر بول کر اس نے کال کٹ کر دی "

بیک ویو مرر میں اپنا سرخ چہرہ دیکھ کر بال نوچتے ہوئے زور و شور سے چیخنے لگا آج پہلی بار وہ اپنے باپ کے یوں روبرو آکھڑا ہوا تھا اور پہلی ہی بار تھا جب کہ انھوں نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔

بعض دفعہ والدین کی ڈانٹ ڈپٹ ہمارے ہی اچھے کیلئے ہوتی ہے لیکن شیطانی عقل پر بغاوت کا پردہ پڑ جاتا ہے اور ان کی مار اور غصہ جوانی کے خون کو مزید گرما دیتا ہے لیکن بعد میں بہت جلد احساس ہو جاتا ہے اس کوتاہی کا جس سے منع کیا گیا ہوتا ہے

تھوڑی دیر بعد طلحہ کی کالز آنے لگیں اس نے موبائل آف کر کے ڈیش بورڈ کے کیبن میں ڈال دیا اور ہاسپٹل کی طرف رواں دواں ہو گیا

****

ہیلو بیٹا" ڈاکٹر حبیب نے اُسے دیکھتے خوش اخلاقی سے کہا اس نے سر خم کر کے جواب دیا "

السلام و علیکم ڈاکٹر صاحب" طالب حامدی نے بڑھ کر اُن سے مصافحہ کیا اور دونوں چیئرز پر " بیٹھ گئے

کافی کمزور لگ رہی ہو زورین.... طالب صاحب کچھ کھلاتے نہیں ہیں بچی کو" ڈاکٹر نے اُنھیں " باتوں میں الجھایا

نہیں کھاتی ہوں" اس نے مسکرا کر جواب دیا لیکن اسکی مسکراہٹ نقاب کی اوٹ سے دکھنی " کہاں تھی

جی کھانے کی جگہ سب کا دماغ کھاتی ہے" طالب حامدی نے شریر لہجے میں کہا تو ڈاکٹر بھی ہنس " دیے زورین منہ بناتی خفگی سے انھیں دیکھنے لگی

طبیعت کیسی رہتی ہے اب" زورین نے کن اکھیوں سے باپ کو دیکھا "

بتاو بیٹا انھوں نے حوصلہ دیا

پیٹ میں درد سے ٹھیسیں اٹھتی رہتی ہیں بی پی لو رہتا ہے کبھی کبھی سانسیں اٹکنے لگتی ہیں" "

زوئی نے حیرانی سے دیکھتے طالب حامدی کو چور نظروں سے دیکھتے سر جھکا لیا

www.novelsclubb.com

اپنی طبیعت کے بارے میں کچھ بتاتی نہیں"آپکو ڈاکٹر نے طالب حامدی کی طرف دیکھا "

نہیں ایسا کچھ بھی نہیں بتاتی"ان کا لہجہ تعجب بھرا تھا "

زوئی بری بات بیٹا بابا کو لازمی بتایا کرو"ڈاکٹر نے نرمی سے اسے سمجھایا اس نے سمجھنے کے "

انداز میں شرمندگی سے اثبات میں سر ہلایا

انیمیا ہے ناں بیٹا آپکو بی پی لو رہنا نارمل بات ہوتی ہے ڈونٹ وری,,ابھی کھا کر آئی ہو کھانا؟""

انہوں فون کا ریسیور اٹھاتے ہوئے پوچھا تو زورین نے ڈرتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

گڈ"اُسے کہتے ہوئے وہ دوسری طرف متوجہ ہوئے "

سیمپل کلکٹ ٹیم کو میرے روم میں بھیجئے گا پلیز"اُنکے الفاظ نے زورین کی جان نکال دی اس "

نے تڑپ کر طالب حامدی کو دیکھا جو چور نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے

فکر کی کوئی بات نہیں ایک دوا اور ٹیسٹ ہیں بس"ڈاکٹر نے ریسیور رکھتے اسکی پریشانی بھانپ "

کر تسلی دی

کوئی بات نہیں میری جان بس لاسٹ سیمپل "طالب حامدی نے اُن کے آنکھ کے اشارے پر " اس کے ہاتھ تھام کا تسلی دی تبھی لڑکا اور لڑکی دو لوگ روم میں داخل ہوئے "ڈاکٹر حبیبہ آرام سے "ڈاکٹر نے اُسے تنبیہہ کی وہ تابعداری سے سر ہلاتی زورین کے دائیں ہاتھ کو اینٹی سیلٹک لگائی اور نس سے خون سیمپل بوتل میں (Tourniquet Belt) سے کلین کر کے بھرنے لگی

ڈاکٹر کے منع کرنے کے باوجود زورین اُداسی سے منہ بنائے بغور سرنج کو دیکھتی رہی

ڈاکٹر نے سیمپل کلیکٹ کر کے جب ہاتھ پر کینولا لگایا تو زورین کا صدمے سے دل حلق میں آپھنسا اس نے خوفزدہ نظروں سے بابا کو دیکھا

"یہ کس لیے؟ "

میری جان ایم ار آئی کروانی ہے "طالب حامدی نے شرمندہ لہجے میں جواب دیا "

پھر سے ؟"اس نے بے یقینی سے ڈاکٹر اور طالب حامدی کو دیکھا "

ڈاکٹر نے قدرے شرمندہ ہو کر اُسے یقین دھانی " I promise لاسٹ ٹائم زورین " کروائی

بابا نہیں.... مجھے نہیں جانا ہے مجھے پھر سے نہیں کروانی،، میں تھک جاتی ہو گھنٹوں لیٹے لیٹے " "وہ بیچارگی سے منت سماجت کرنے لگی

میری جان تمہاری بھلائی کے لیے ہے ناں" انہوں لاچاری سے اُسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں " بھرا

نہیں۔۔۔ بات مت کریں مجھ سے "انھیں بات نہ مانتا دیکھ وہ غصے سے اُن کے ہاتھ جھاڑتے" اٹھ کھڑی ہوئی

زورین کو کوئی and make sure ڈاکٹر حبیبہ زورین کو لے جائیں ایم ار آئی وارڈ میں" پریشانی نا ہو "ڈاکٹر نے اُسے متنبہ کیا

یس ڈاکٹر "وہ اُنھیں جواب دیتی پیچھے ہٹتی زورین کو آنے کا رستہ دیا زورین نے غصے سے " طالب حامدی کو دیکھا اور پھر آنکھوں میں اُبھرتے آنسوؤں کو چھپاتی اُن کے ساتھ چلی گئی

www.novelsclubb.com

ایم سوری میری جان" طالب حامدی نادم سے دل ہی دل میں اس سے معافی مانگنے لگے "

طالب صاحب "ڈاکٹر حبیب نے اُنھیں اپنی طرف متوجہ کیا "

زورن کی رپورٹس ٹھیک نہیں آئیں.. "ڈاکٹر نے بتاتے انھیں فکر لاحق کی "ڈاکٹر خلیل نے بالکل درست اندازہ لگایا تھا زورین کے پیٹ میں کینسر ہے "اُن کے انکشاف پر طالب حامدی کا دل ڈوبنے لگا

لیکن اِیسے کیسے ہو سکتا ہے ؟اُسے تو ہلکا پھلکا سا درد ہوتا تھا "انہوں نے کمزور سا جواز پیش کیا "

طالب صاحب کینسر بیماری ہی ایسی ہے انسان کو خبر کیے بنا اُسے کھوکھلا کر دیتی ہے جیسے دیمک " اچھے خاصے پیڑ کو چاٹ جاتی ہے اور جب وہ زمین بوس ہوتا ہے تو خبر ہوتی ہے اس طرح کینسر کا بھی کچھ یونہی سمجھیے پتہ چل گیا تو آپکی قسمت نہیں تو....."انہوں نے سرد آہ بھرتے جملہ دانستہ طور پر ادھورا چھوڑ دیا

تو پھر کیا علاج سجیسٹ کریں گے آپ "طالب حامدی نے لب کاٹتے ہوئے سوال کیا "

کرنا ہے کہ بیماری کس حد تک جسم میں پھیل چکی ہے make sure دیکھیے ابھی تو مجھے " میں تب ہی کوئی ٹریٹمنٹ کر پاؤں گا اور شاید سی ٹی اسکین کی بھی ضرورت پڑے لیکن تب تک کوئی میڈیسن کچھ نہیں ایک سر درد کی گولی بھی نہیں دینی ہے آپ نے مجھ سے پوچھے بغیر زورین کو "ڈاکٹر حبیب نے سختی سے تنبیہ کی

ایک اور بات رپورٹس کچھ بھی آسکتی ہیں اسی لیے اپنے دل اور ذہن کو مکمل طور پر تیار رکھیے گا " اور زورن کو جتنا ہو سکے ریلیکس رکھیے گا "اُنکی بات پر طالب حامدی اثبات میں سر ہلا کر رہ گئے

انشاءاللہ سب اچھا ہو گا "انہوں نے خود کو تسلی دی "

میں زورین کو دیکھ آؤں اُداس ہو گی وہ "وہ دل مضبوط کرتے اٹھ کھڑے ہوئے

جی ضرور۔۔۔اور ہاں ایمو نٹی ڈرپس (آئی_وی) اُسے بار ہا لگواتے رہیں اسکی باڈی مسلز " ویک ہوتے جا رہے ہیں "ڈاکٹر اُن پر ایک کے بعد ایک انکشاف کر کے اُنکا دل ڈبائے جا رہے تھے

جی میں پورا دھیان رکھوں گا" وہ آنسوؤں کے بوجھ تلے دبتے دل کو سنبھالتے اُن کے روم "
سے باہر آکر بے تحاشا رونے لگے

ادھر زورین ایم_آر_ائی میں لیٹی رو رہی تھی ڈاکٹرز بار بار اسے ریلیکس رہنے کو کہہ رہے تھے
لیکن اس کے آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے اسے لگا تھا آپریشن کے بعد سب ٹھیک ہو
جائے گا لیکن اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ آپریشن کے بعد بھی اس طرح ہاسپٹل کے چکر
لگاتی رہے گی

یا اللہ کب ختم ہو گا یہ سلسلہ کب جان چھوٹے گی اس سب سے "اس نے بے بسی سے اوپر "
دیکھا لیکن آنکھوں کے سامنے چند انچ کی دوری پر ٹنگی ایم_آر_ائی مشین کے علاؤہ اور کچھ نہ
دکھا

(جاری ہے)

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: